سُوۡرَۃُ آلِ عِمۡرَان کی تفسیر Lesson 12: Ale Imraan (Ayaat 139 - 155): Day 159

آج کے سبق کا خلاصہ: ہم نے غزوۂ اُحد کے بارے میں پڑھا۔ یہ رسولؐ اللہ کے زندگی میں لڑی جانے والی دوسری جنگ تھی۔ ہم نے دیکھا کہ کیسے اللہ کے نبیؐ کی نصیحت کو بھول کر فتح والی جنگ میں شکست ہو گئی۔ ۷۰ صحابہ کرامؓ شہید ہو گئے۔ صحابہ کرامؓ بہت حوصلہ مند تھے۔ جدھر اللہ موڑتا وہ مڑ جاتے۔ اللہ کا حکم سُن کر فوراً سمعنا و اطاعنا کہہ دیتے۔

آج ہم دیکھیں گے کہ کیسے بعض اوقات اچھی اور نیک کام کی کوششیں کرنے پر بھی نتیجہ اچھا نہیں نکلتا تو ہم انسان پریشان ہو جاتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نیک کام کرینگے تو تعریف ہو گی اور فرشتے مدد کو آئیں گے۔ بعض اوقات ہماری آزمائش ہوتی ہے۔ رزلٹ ہماری مرضی کا نہیں ہوتا۔

جو لوگ نیکی کر کے تعریف سُننا چاہتے ہیں یا واہ واہ کی اُمید رکھتے ہیں۔ یاد رکھیں قرآن پڑھ کر ہر وقت یہ سب دُنیا کی زندگی میں نہیں ملے گا۔ صحابہ کرامؓ نے اللہ کی راہ میں بہت نیکیاں کیں۔ آج کے سبق میں اللہ اُنہیں تسلیاں دے دہے ہیں۔ لوگوں کی پرواہ نہ کریں۔ اچھے کام کرتے رہے۔ ہاں آخرت میں اللہ بہترین بدلہ دے گا اللہ بہترین قدر دان ہے۔

آج کے سبق میں ہم دیکھیں گے کہ کیسے اللہ کے نبیؐ خود جنگ میں شریک تھے اور وہ زخمی ہوئے۔

ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ کیسے اللہ کے نبیؐ کی وفات کی خبر سُن کر بھگدڑ مچ گئی۔ تو اللہ تعالیٰ یہ بات سمجھا رہے ہیں کہ انبیاء کرامؑ چلے بھی جائیں تو یا والدین دُنیا میں نہ بھی رہیں تو ہمیں نیک کام کرتے رہنا ہے اور اللہ کے دین کے لئے کام کرنا ہے۔

ہم آج کے سبق میں دعائیں بھی پڑھیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتادیا کہ کہ نبیؐ کی موجودگی میں اگر تم اللہ اور رسولؐ کی اطاعت نہ کروگے تو شکست ملے گی اور اگر نبیؐ موجود نہ ہوئے اور پھر تم نے اللہ اور رسولؐ اللہ کی اطاعت نہ کی تو اس سے بھی بُرا حال ہوگا۔

ظنّ الجاہلیت پر بھی بات ہوگی۔ کہ کیسے امتِ مسلمہ نے غلط قسم کے گمان پال رکھے ہیں۔

اب ایک طرف تو مدینہ کے ہر گھر میں شہادت ہوگئی۔لوگ جسمانی طور پر بھی زخمی اور دُکھی تھے دوسرا حوصلوں پر بھی چوٹ پڑی تھی۔شکست سے ہمت ٹوٹ جاتی ہے۔اگر کبھی ایسے حالات ہو جائیں تو اللہ آسمان سے پکارتے ہیں؛

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٣٩﴾ اور (دیکھو) بے دل نہ ہونا اور نہ کسی طرح کا غم کرنا اگر تم مومن (صادق) ہو تو تم ہی غالب رہوگے۔

یعنی فکر نہ کرو تمہیں فتح ملے گی۔ تم ہی غالب رہوگے۔ سوۃ النور میں اللہ فرماتے ہیں؛

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٥٥﴾ جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو

جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے مستحکم وپائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں گے۔ اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ بدکردار ہیں

شرط صرف یہی ہے کہ وہ شرک نہ کریں۔ ہم سب کے لئے بھی نصیحت ہے کہ فکر نہ کریں۔ جب مسلمانوں میں تقویٰ ہو گا۔ جب ایمان مضبوط ہو جائے گا تو انشاللہ مسلمان ہی غالب ہو جائیں گے۔ آج اگر ہم اخبار، ٹی وی اور سوشل میڈیا پر دیکھیں تو مسلمان غالب نظر نہیں آتے۔ تو اس کی وجہ یہی سمجھ آتی ہے کہ آج ہم حقیقی ایمان سے محروم ہیں۔ ہم ان اللہ علی کل شيٍ قدیر کہتے تو ہیں لیکن ایمان کمزور ہے۔ ٹھیک ہے اُمّت میں نیک لوگ بھی ہیں لیکن اللہ اکثریت کو دیکھتے ہیں۔ اللہ اجتماعیت پر نظر رکھتے ہیں۔ اگر ہم فتح چاہتے ہیں تو اللہ اور رسولؐ اللہ کی اطاعت کریں۔

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ۭ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُھَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاۗءَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ

﴿١٤٠﴾ اگر تمہیں زخم (شکست) لگا ہے تو ان لوگوں کو بھی ایسا زخم لگ چکا ہے اور یہ دن ہیں کہ ہم ان کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور اس سے یہ بھی مقصود تھا کہ خدا ایمان والوں کو متمیز کر دے اور تم میں سے گواہ بنائے اور خدا بے انصافوں کو پسند نہیں کرتا۔

کئی جلیل القدر صحابہ کرامؓ شہید ہو گئے تھے۔ اللہ کے نبیؐ کے چچا حمزہؓ شہید ہو گئے۔ مصعب بن عمیرؓ جن کی شکل اللہ کے نبیؐ سے ملتی تھی وہ شہید ہو گئے۔ اسی لئے یہ افواہ پھیل گئی تھی کہ اللہ کے نبیؐ شہید ہو گئے تھے۔ مدینہ کے ہر گھر میں کہرام تھا۔

اُس وقت تک ابھی بین کرنا، ماتم کرنا اور اور مرثیہ گوئی سے منع نہیں کیا گیا تھا۔ اللہ کے نبیؐ نے خود فرمایا کہ 'ہائے حمزہؓ کے لئے تو کوئی رونے والیاں بھی نہیں ہیں'۔ کیونکہ مہاجرین کے تمام رشتے دار مکّہ میں تھے۔ پھر انصار کی کچھ عورتوں نے حمزہؓ کی بہن صفیہؓ کے پاس آکر تعزیت کی۔

اللہ کے نبیؐ بے حد پریشان تھے۔ حمزہؓ اللہ کے نبی کے چچا تھے، دودھ شریک بھائی تھے اور ہم عمر دوست بھی تھے۔ اُن کی وفات سے آپؐ کے دِل پر چوٹ پڑی تھی۔ اللہ کے نبیؐ کے منہ سے نکلا کہ اللہ ایسی قوم کو کیسے ہدایت دے گا جو اپنے نبیؐ کو زخمی کرتے ہیں۔ اللہ سبحان و تعالیٰ نے فرمایا کہ آپؐ فکر نہ کریں۔ " خدا ایمان والوں کو متمیز کر دے" کہ یہ تو ایک امتحان اور آزمائش ہے۔ کون اللہ کی راہ میں نکلتا ہے۔ کیا صرف گھر بیٹھ کر کلمہ پڑھ لیں جی وہ بھی لیکن اللہ کی خاطر گھر سے نکلیں۔

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤١﴾ اور یہ بھی مقصود تھا کہ خدا ایمان والوں کو خالص (مومن) بنادے اور کافروں کو نابود کر دے (۱۴۱)

اللہ شکست یا فتح، غزوات اور جنگ، حالات میں تبدیلی کی وجوہات بتا رہے ہیں۔

1. اللہ کی خاطر قربانی دیں۔ تاکہ امتحان اور آزمائش میں کامیاب ہوں۔
2. شہادت سے مومنین کو اعلیٰ درجات ملیں گے۔
3. خدا ایمان والوں کو خالص (مومن) بنادے اور کافروں کو نابود کر دے

وَلِيُمَحِّصَ : ح ص ص۔ مہمانِ خصوصی۔ مخصوص۔ کانٹ چھانٹ کر۔ یعنی خالص۔ سب کھوٹ نکل جائے۔ ایمان والوں کو میدانِ جنگ میں آزمائش سے گُزار کر خالص کر دے۔

وَلَا تَهِنُوْا : وھن۔ڈھیلہ یقین۔کمزوریقین۔ عمل اور رائے کی کمزوری۔

حدیثؐ۔ کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ کفّار ایک دوسرے کو مسلمانوں پر حملے کی دعوت ایسے دیں گے جیسے کوئی دستر خوان بچھا کر کھانے کی دعوت دیتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا کیا اُس وقت مسلمان کم ہونگے ؟ آپؐ نے فرمایا نہیں اِن میں وھن کی بیماری آجائے گی۔ انہوں نے پوچھا وھن کیا ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حبُّ الدُّنیا و کراھیۃ الموت ۔ دُنیا کی محبت اور موت سے کراہت۔

پھر مسلمان تر نوالہ بن جائیں گے۔ ہم بھی آج دنیاداری کے لئے بھاگتے ہیں۔

مرد کے لئے لازم ہے کہ حلال رزق کما کر لائے۔ یہ بھی عبادت ہے لیکن کیا اس کے پیچھے لگ کر نماز اور روزے چھوڑ دے۔ بالکل نہیں۔ مسلمان ہونے کے تقاضے پورے کرے ورنہ پکڑ ہو گی۔

وَلَا تَحْزَنُوْا : کسی پیاری اور عزیز چیز سے محرومی پر دل میں جو تکلیف پیدا ہوتی ہے اُس کو حزن کہتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ کو اپنے ۷۰ ساتھیوں سے جدائی کا غم تھا۔ دِل میں غم ہو تو دین کا کام بھی نہیں ہوتا۔

ہمیں بعض اوقات صرف یہی نظر آتا ہے کہ کسی نے اپنا مال اللہ کی راہ میں لگا دیا ہے۔ یا کوئی قربانی دی۔ 23 سالہ دورِ نبوت میں صحابہ کرامؓ نے صرف ایک دفعہ اپنا گھر چھوڑا۔ ایک ہجرت کی۔

کچھ خوش قسمت لوگ حبشہ بھی گئے۔ دو دفعہ ہجرت کی۔

لیکن اللہ کی خاطر، دین کی خاطر، سُنّت کی پیروی کرتے ہوئے ہمیں دل کو صاف کرنا پڑتا ہے۔ نماز کے لئے، کلاس کے لئے، سبق پڑھنے پڑھانے کے لئے، دِل سے سب جذبات اور خیالات کو نکال دیں۔ اپنے آپ کو اللہ کے لئے خالص کر لیں۔ سب غم بُھلا دیں۔ اللہ تسلیاں دے رہے ہیں۔

زندگی کا ایک غم، ایک دُکھ یا ایک محرومی لے کر نہ بیٹھے رہیں۔ جو پاس ہے اُس کا شکر ادا کریں۔ جو نہیں ہے اُس پر صبر کریں۔ خوشی اور غم کی قربانی دیں۔ اللہ کو یاد رکھیں۔

اللہ غزوۂ اُحد کی شکست سے مسلمانوں کو سبق سِکھانا چاہتا تھا۔ نبیؐ کی زندگی میں بھی شکست ہو سکتی ہے۔ غم، دُکھ اور کمزوری میں اللہ انسانوں کو آپس میں جوڑ دیتا ہے۔ خوشی، پیسہ، طاقت، شہرت انسان کو غرور میں مبتلا کر دیتا ہے۔ غزوۂ اُحد ایک تربیتی واقعہ (Training Session) تھا۔

اللہ صحابہ کرامؓ سے ہر طرح کی کھوٹ نکالنا چاہتا تھا۔ اللہ کہتا ہے ہر غم بھول جاؤ، صرف اللہ سے جڑ جاؤ۔ ہر مصیبت اور غم میں اللہ سے اور قریب ہو جاؤ۔ گاڑی کا سامنے والا حصّہ دیکھنے کے لئے بڑی ونڈ اسکرین ہوتی ہے اور پیچھے دیکھنے کے لئے چھوٹا سا شیشہ۔ کہ بس سامنے دیکھو، آگے پر نظر رکھو۔ صرف عبرت اور سبق سیکھنے کے لئے، کبھی کبھی پیچھے دیکھو۔

آج سے اپنی زندگی شروع کرو۔ ہر دن ایک نیا دن۔ پچھلی زندگی کو بھول جائیں۔ قرآن کے سبق سے نیا سفر شروع کریں۔

آپ سوچیں کہ اللہ کے اس پیغام پر صحابہ کرامؓ کتنے خوش ہوئے ہونگے۔ حضرت ایوبؑ جب تک بیمار رہے اللہ کی طرف سے روز سلام آتا تھا۔ ابراہیمؑ جتنے دن نمرود کی جلائی آگ میں رہے، اللہ حال پوچھتے رہے۔ اللہ کبھی بھی اپنے بندوں کو تنہا نہیں چھوڑتا، شرط صرف یہی ہے کہ انسان خالص ہو جائے۔ اپنے آپ کو اللہ کے لئے خاص کر لے۔ بلالؓ آگ پر لٹائے گئے۔ ایسے حالات میں پھر آسمان سے پکار آتی ہے۔ مومن تو اس فکر میں رہتا ہے کہ اللہ کو کیسے راضی کروں۔

وہ ایک شعر بھی ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ منزل قریب ہے، مجھے یہ فکر ہے کہ کام ہو گیا تو پھر کیا کروں گا۔ زندگی جہدِ مسلسل رہنی چاہئے۔

" اگر تمہیں زخم (شکست) لگا ہے تو ان لوگوں کو بھی ایسا زخم لگ چکا ہے" یہاں آپ یہ دیکھیں کہ اللہ کو اپنے ہر بندے سے محبت ہے۔ اللہ ستّر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔ کہ دیکھو اُن کو بھی نقصان ہُوا ہے۔ تمہیں تو آگے جا کر جنّت مل جانی ہے اُن کو تو کچھ بھی نہیں ملنا۔

وَلِيَعْلَمَ : ایک معنی تو ہونگے کہ اللہ تمہیں ممتاز کر دے، دوسرا اللہ کو تو سب علم ہے لیکن اگر کوئی چیز پردۂ غیب میں ہوتی ہے تو اللہ اُس کو ظہور میں لانا چاہتا ہے۔ یعنی دوسروں پر ظاہر کرنا چاہتا ہے۔

اَصل بات یہ ہے کہ شکست بھی جیت ہے۔ کیونکہ اللہ سے عشق کی بازی ایسی ہے کہ شکست اور فتح دونوں میں آپ کو اللہ کی رضا مل جاتی ہے۔

ابو ہریرہؓ کہا کرتے تھے کہ اگر کسی جنگ میں مر گیا تو شہید کہلاؤں گا اور اگر زندہ واپس آ گیا تو غازی کہلاؤں گا۔ نقصان تو کوئی نہ ہُوا۔

حدیث: مومن کا معاملہ ہمیشہ خیر کا ہے۔ شکر کریں تو جنّت ملے گی اور صبر کریں گے تو جنّت پا لیں گے۔ " اس سے یہ بھی مقصود تھا کہ خدا ایمان والوں کو متمیز کر دے اور تم میں سے گواہ بنائے اور خدا بے انصافوں کو پسند نہیں کرتا۔" بس شرک نہ کریں اور ظلم نہ کریں۔

وَلِيُمَحِّصَ : کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ اللہ پچھلی غلطیاں، یا انسانی کمزوریاں اور کوتاہیاں معاف کر دے اور اللہ بندے کو ہر کھوٹ اور کمزوری سے پاک کر کے اپنے لئے خالص کر لیتا ہے۔

نکھر جاتے ہیں۔ مشکل حالات سے ہم حوصلے والے بہترین انسان بن کر نکلتے ہیں۔ چوٹ کھا کر ہم نیک بن جاتے ہیں۔ بعض اوقات بڑے گناہ سے توبہ کر کے لوگ نیک بن جاتے ہیں۔

ایک شخص کہیں گناہ کے لئے گئے، اندر سے قرآن کی آواز آئی وہیں توبہ کی اور بہت بڑے عالم بن گئے۔ اللہ آزمائش سے گزار کر خالص کر دیتا ہے۔

جو دس لوگ عبد اللہ بن جبیرؓ کے ساتھ ٹیلے پر رہے تھے یہاں اُن کی بھی تعریف ہے۔

اللہ ہمیں اپنے لئے خالص کر لے۔ آمین

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ وَلَمَّا يَعۡلَمِ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ جَاهَدُوۡا مِنۡكُمۡ وَيَعۡلَمَ الصّٰبِرِيۡنَ

﴿۱۴۲﴾ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ (بے آزمائش) بہشت میں جا داخل ہو گے حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں اور (یہ بھی مقصود ہے) کہ وہ ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کرے۔

یعنی ابھی عشق کے امتحان اور بھی ہیں۔ سورۃ البقرہ آیت 214 میں اللہ فرماتے ہیں؛

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ (یوں ہی) بہشت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی تم کو پہلے لوگوں کی سی (مشکلیں) تو پیش آئی ہی نہیں۔ ان کو (بڑی بڑی) سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ (صعوبتوں میں) ہلا ہلا دیئے گئے۔ یہاں تک کہ پیغمبر اور مومن لوگ جو ان کے ساتھ تھے سب پکار اٹھے کہ کب خدا کی مدد آئے گی۔ دیکھو خدا کی مدد (عن) قریب (آیا چاہتی) ہے (۲۱۴)

یعنی جنّت کے لئے محنت کرنی پڑے گی۔ اللہ کو سب خبر ہے۔

اللہ کو ہماری صلاحتیوں اور خوبیوں کا سب پتا ہے۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ

خدا کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا برے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ البقرہ۔۲۸۶

یعنی جنّت کے لئے محنت کرنی پڑے گی۔ قربانی دینی پڑے گی۔ صبر اور جہاد کرنا پڑے گا۔ اپنے آپ کے ساتھ جہاد کریں۔ عبادات اور معاملات میں جہاد کریں۔ "کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ (بے آزمائش) بہشت میں جا داخل ہو گے" کوشش کریں۔ دین کے راستے میں قربانی دیں۔

شیطان ایک دم آپ کو نماز چھوڑنے پر نہیں کہے گا۔ وہ آپ کو ہوشیاری سے اُس طرف لے کر جاتا ہے۔ آپ کا پیارا، خیر خواہ بن کر آہستہ آہستہ آپ کو غلط راستے پر ڈال دیتا ہے۔ عبداللہ بن اُبی اور اُسکے ساتھیوں کی طرف دیکھ لیں۔ اللہ کے نبیؐ کے ساتھ نماز پڑھنے والے۔ دیکھ لیں مشکل وقت میں منافق کا پتا چل جاتا ہے۔

دین میں کوئی مشکل آئے تو اللہ سے دُعا کریں کہ یا اللہ استقامت عطا فرما دے۔ کیونکہ میں نے جنّت میں جانا ہے۔ ایک صحابیؓ نے اللہ کے نبیؐ سے کہا یا رسولؐ اللہ مجھے آپ سے محبت ہے۔ اُس نے تین دفعہ یہ بات دہرائی۔ آپؐ نے فرمایا اگر تم اپنے دعوے میں سچّے ہو تو مصیبتیں تم پر یوں ٹوٹیں گی جیسے تسبیح کے دانے ٹوٹ کر گرتے ہیں۔

"کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ (بے آزمائش) بہشت میں جا داخل ہو گے" اللہ ضرور آزمائے گا۔

بلالؓ فرماتے تھے کہ لوگو تم ایک مٹی کا گھڑا خرید تے ہو تو ٹھوک بجا کر دیکھتے ہو تو کیا ہمارا اللہ ہمیں نہیں آزمائے گا۔

اب جوان خون جو غزوۂ اُحد باہر جاکر لڑنا چاہتے تھے۔ مدینہ کے نوجوان لوگ۔ اُن سے فرمایا جارہا ہے کہ "کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ (بے آزمائش) بہشت میں جا داخل ہوگے حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں اور (یہ بھی مقصود ہے) کہ وہ ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کرے۔"

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾

اور تم موت (شہادت) کے آنے سے پہلے اس کی تمنا کیا کرتے تھے سو تم نے اس کو آنکھوں سے دیکھ لیا (۱۴۳)

یعنی باتیں کرنا تو آسان ہے۔ کردار کا غازی بن کر دِکھائیں۔ علامہ اقبال کا شعر؛

اقبال بڑا اپدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے - گفتار کا یہ غازی تو بنا، کردار کا غازی بن نہ سکا

(اپدیشک: نصیحت کرنے والا)

نفس کے مجاہدے کریں۔ کچھ لوگ بہت آگے بڑھ کر باتیں کرتے ہیں۔ جیسے ہی آپ کے دِل میں خواہش اُبھرے کہ میں بھی یہ نیکی کا کام کرونگی۔ فوراً نوٹس میں لکھا لیا کریں اور دُعا کیا کریں۔ یا اللہ مجھے ہمت اور توفیق دے میں بھی یہ نیک کام کرنا چاہتی ہوں۔

(یا اللہ مجھے دین اسلام کی خدمت کے مواقع عطا فرما۔ میری اولاد اور آنے والی نسلوں کو میرے لئے صدقۂ جاریہ بنادے۔ میرے گھر کو اسلام کا قلعہ بنادے۔ مجھ سے سُنّت کی پیروی اور خیر و بھلائی کے کام لے لے جن سے تیری رضا مل جائے۔ آمین)

آپ اپنے نوٹس بہت دفعہ پڑھیں گے اس سے آپ کو اپنی نیّت اور اِرادے یاد آجائیں گے۔

اگر زندگی میں کبھی نیکی کا موقع چھوٹ جائے تو فوراً دوسرے موقع کو تلاش کریں۔

اللہ صحابہ کرامؓ کو تسلیاں بھی دے رہے ہیں اور اُن کا مورال بلند کر رہے ہیں۔

سبق کا اگلا حصّہ شروع ہوتا ہے۔

ایک شخص تھا ابنِ کمہ۔ اُس نے پتھر مارا۔ اللہ کے نبیؐ کا دانت مبارک شہید ہو گیا۔ لوہے کی ٹوپی کی کڑیاں آپ ؐ کے رُخسار مبارک میں پھنس گئیں۔ افواہ پھیل گئی کہ اللہ کے نبیؐ شہید ہو گئے۔

ہر طرف خوف وہراس پھیل گیا۔ مسلمانوں کے کئی گروہ بن گئے۔

کچھ کہنے لگے کاش عبد اللہ بن ابی کے ساتھ مل جاتے۔ ذرا مصیبت آئی غیر مسلم سے جا کر امان یا ایڈ طلب کرتے ہیں۔

کچھ منافق کہنے لگے اگر سچّے نبیؐ ہوتے تو شہید کیوں ہوتے۔ یہ دین سچّا ہی نہیں (اللھم لا تجعلنا منھم) جہاں کوئی مشکل آئی۔

حوصلہ توڑنے والے بہت سامنے آجاتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ادھر ہم کوئی نیکی کریں فوراً اطلاع آجائے کہ تم جنّتی ہو۔ ایسا نہیں ہوتا۔ آزمائشیں آتی ہیں آپ حوصلہ رکھیں۔ اللہ سمیع اور بصیر ہے۔

تیسرا گروہ ہوتا ہے جو حوصلے والا ہوتا ہے۔ مومنین۔ اللہ پر بھروسہ کرنے والے۔ یقین رکھنے والے۔

لوگوں کا مورال ڈاؤن ہو رہا تھا۔ انس بن نظر صحابیؓ حوصلے والے تھے۔ سب کے تقویٰ کا لیول الگ ہوتا ہے۔ جو خود مضبوط ہو گا تو اپنے ساتھ دوسروں کو بھی حوصلہ دے کر رکھتا ہے۔

انس بن نظر صحابیؓ نے لوگوں کو آواز دی کہ لوگو آؤ جس مقصد کے لئے ہمارے آقا نے اپنی جان دے دی ہم بھی اپنے آپ کو اِسی دین کے لئے قربان کر دیں۔ ہم نے اب جی کر کیا کرنا۔ اور انتہائی حوصلے سے جنگ لڑنا شروع کر دی۔ باقی لوگ بھی اُن کے ساتھ مل گئے۔ کفّار نے انس بن نظر صحابیؓ کو بہت چوٹیں لگائیں۔ اِن کی بہن نے اِن کی انگلیوں کی پوروں سے اِن کو پہچانا تھا۔

اللہ نے فرمایا؛

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۗ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۗ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ۗ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٤﴾ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو صرف (خدا کے) پیغمبر ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں بھلا اگر یہ مر جائیں یا مارے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ؟ (یعنی مرتد ہو جاؤ؟) اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا تو خدا کا کچھ نقصان نہ کر سکے گا اور خدا شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دے گا۔

پہلے بھی کئی نبی آئے۔ دین کے کام کرنے والے آئے۔ تو کیا جب وہ وفات پا جائیں گے تو تم دین سے پھر جاؤ گے؟ افواہ پھیل گئی۔

یہ آیات تو غزوۂ اُحد کے وقت نازل ہوئیں لیکن ساڑھے سات سال بعد اللہ کے نبیؐ وفات پا گئے۔

10ھ میں جب اللہ کے نبیؐ کی وفات کی خبر پھیلی۔ تو عمرؓ نے حوصلہ چھوڑ دیا۔

تلوار اُٹھالی کہ جو یہ کہے گا کہ اللہ کے نبیؐ وفات پا گئے میں اُسے قتل کر دونگا۔ اُس وقت ابو بکرؓ اُٹھے وہ بظاہر جسمانی طور پر عمرؓ سے کمزور تھے لیکن ایمان میں پختہ اور حوصلے والے تھے۔ انہوں نے اللہ کے نبیؐ کے چہرے پر بوسہ دیا اور باہر آکر لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا؛

جو کوئی محمدؐ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ محمدؐ وفات پا گئے ہیں۔ ہاں جو اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ جان لے کہ اللہ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔" پھر آپ نے یہی آیات تلاوت فرمائیں۔

اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو صرف (خدا کے) پیغمبر ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں بھلا اگر یہ مر جائیں یا مارے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ؟ (یعنی مرتد ہو جاؤ؟) اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا تو خدا کا کچھ نقصان نہ کر سکے گا اور خدا شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دے گا۔

عمرؓ فرماتے ہیں مجھے محسوس ہوا کہ یہ آیات آج نازل ہوئی ہیں۔

یہاں سے آپ دیکھیں کہ یوں لگتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کو ریہرسل Rehearsal کروائی گئی تھی۔

کوئی کسی کے سہارے پر نہ رہے۔ کوئی ہمیشہ نہیں رہے گا۔ موت کبھی بھی آسکتی ہے۔

اللہ کے کلمے کو بلند کرنا ہے۔ بس یہی مقصد یاد رکھیں۔ جب سورۂ نصر نازل ہوئی تو ابو بکرؓ رونے لگے کہ اللہ کے نبیؐ کا کام پورا ہو گیا۔ اب اِن کے جانے کا وقت قریب ہے۔ دعا کریں کہ ہم نیک کام کریں اور پھر موت آجائے۔ جانا تو ایک دِن سب نے ہے۔ نیک کام کر کے جائیں تو خوش قسمتی اور اصل کامیابی ہو گی۔

ایک اور بات یہ کہ اس آیت میں قتل اور موت دونوں لفظ آئے ہیں۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبیؐ کے لئے موت کا لفظ استعمال کرنا گستاخی ہے۔ وہ موت یا وفات کا لفظ نہیں بولتے بلکہ نبی پردہ کئے ہوئے کہتے ہیں۔ موت حقیقت ہے۔ نبیؐ کی وفات کا لفظ بولنا گستاخی نہیں ہے۔ قُتِلَ لفظ شہداء کے لئے استعمال ہوا ہے۔ تو وہ بھی صحیح ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہاں " ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں بھلا اگر یہ مر جائیں یا مارے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ؟" اس سے مُراد ہے کہ عیسیٰؑ بھی وفات پاگئے تھے۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔

خَلَتْ: یعنی خالی ہونا۔ ت مؤنث کی ہے۔ اس سے مُراد ہے گزر چکے۔ ہمارا ایمان ہے کہ عیسیٰؑ نے وفات نہیں پائی۔ وہ پہلے گُزر چکے ہیں پھر واپس آئینگے۔

" اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا تو خدا کا کچھ نقصان نہ کر سکے گا" اور اگر اللہ کا کام نہیں کرینگے تو کوئی اور کر دے گا۔ ہمارا اپنا ہی نقصان ہے۔ میدانِ جنگ سے پھرنا کبیرہ گناہ ہے۔

اگر ایک کام نیکی کا چھوڑ دیں تو پھر اگلی نیکی بھی ہاتھ سے چلی جاتی ہے۔

جو مشکل گھڑی میں بھی دین پر جمے رہیں۔ دین کے کام کرتے رہیں۔ ذہن سازی کی جارہی ہے۔ ہم اپنے اپنے حصّے کے کام کر رہے ہیں۔ ہم نہیں رہیں گے لیکن دین کا کام ہوتا رہے گا۔ انشاءاللہ۔

" اور خدا شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دے گا۔"

اللہ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں شُکر کرنے والوں میں شامل کر لے۔ آمین۔